تنہا لال چاند اور میں

مجھے بس اتنا یاد ہے کسی نے چلتی گاڑی سے دھکہ دیا اور کہا" اسے یہیں پھینک دو کسی کام کا نہیں یہ " میں گاڑی سے گر کر سخت ٹھنڈی زمیں پرپڑا تھا نشے کی حالت میں بھی مجھے بس اتا ہی ہوش تھا کے رات میں دور آسمان پر چاند چمک رہا تھا اتنی خوبصرت اور تنہا سنا ٹے کے رات مگر زمیں کی سختی سے جیسے مرا نشہ آہستہ آہستہ اترنے لگا ،یہ نشہ کیسے اترا .عام حالات میں تو میں گھنٹوں مست رہتا تھا .آج شاید کچھ الگ تھا محیط رات چاند اور میں .مجھے لگا چاند بھی شاید میری ہی طرح تنہا ہے کیا چاند نے مجھسے کچھ کہا مگر چاند یا نظام شمسی یہ کب انسانسوں سے باتیں کرتے ہیں اس نکھری سی رات میں جب کویی اسمان پر تارا بھی نہیں اپنی تنہائی سے اکتا کے اور میری بیچارگی دیکھ کر شاید کچھ چاند نے مجھسے کہا ہو .میں نے اپنے کو زمیں سے اٹھانے کی کوشش کی مگر ٹوٹتا نشہ اور کمزوری میں زمیں پر پھر گر گیا ..میں نے آنکھ بند کر کے سونے کی کوشش کی مگر رات کے سناتے اور خوف کی لہر نے مجھے ڈھانپ لیا میں اپنی ہی خاموشی میں اور سکڑ گیا .. دور سے لگا اماں کی آواز آیی ہو ".بیٹا کچھ کھا لو پھر اسکول بھی تو جانا ہے "" ماں مجھے روز یہ ہی کہتی او مجھے روز اسکول سے دیر ہوتی میرا باپ میرے ہاتھ سے کھانے کی پلیٹ اچھال کر ماں کی طرف پھینک کر اسے سخت باتیں سنا کر میرا ہاتھ پکڑتا اور مجھے گاڑی میں بیٹھا کر اسکول چھوڑ دیتا چلتے وقت نا محبت کے دو لفظ نا سلام .یہ ہی دستور سالوں رہا پہلے پہل میں روتا پھر اپنے باپ کے ظلم اور ماں کی بیچارگی کا عادی ہو گیا وقت کے ساتھ ساتھ میں اسکول میں اپنی کلاس میں جانے کے بجایے اسکول کے باہر کھیلتا رہتا .اسکول کی آخری گھنٹی پر واپس آجاتا .نا مان نے کھبی بستہ کھول کر دیکھا نا باپ نے پوچھا 'اسکول تک چھوڑنا ' میرے باپ کے پدری سارے فرائض بس یہیں پر ختم تھے . میں یونہی بنا پڑھے جوان ہو گیا اب آبا کا رہا سہا خوف بھی جاتا رہا ماں مجھے بے بسی سے دیکھتی مگر کچھ کہہ نا پاتی ... پھر ایک دن ابّا نے اپنی مجبوریوں کا بوجھ جو میں اور ماں تھے اس طوق کو ہمارے سر پر ہی پھنیک کر کھین دور چلا گیا .ماں نے چھوٹی نوکری کر لی میں تو کسی قابل تھا نہیں .پہلے دن جب میں نے سگریٹ پی اس کا سارا تلخ دھواں میرے اندر سما گیا میرے دوستوں نے تسلی دی .پہلے کش میں ایسا ہی ہوتا پھر تمہیں سرور ہی سرور ہے ...اب سگریٹ کم تھی .میں نے "سفید

پوڈر 'اور رنگ برگی بوتلوں سے اپنے نشے کو ہوا دی ..میری عادتیں اتنی پختہ ہوگئیں تھیں ماں کے پیسے بھی چوری کر لیتا . پھر ماں نے ایک دن تھک کر آنکھیں بند کر لیں "ماں کی زندگی بھی عجب دو چکی کے پاٹ تھے .ایک میں میں اور دوسرے میں میرا باپ ماں دونوں ہی کے درمیان پستی رہی .. آج میرے پاس ایک پیسہ بھی نہیں تھا .میرے دوستوں کو مجھ پر ترس آیا انہوں نے میرے ہاتھ میں سفید پوڈر کی پڑیاں دے کر کہا .سامنے اسکول کے درخت کی اڑ میں کھڑے ہو جاؤ .بچے آئں گے انہیں دے دینا .آدھے گھنٹے میں میرا ساماں بک گیا تھا .یہ کاروبار مجھے بہت راس آیا مگر میں اکثر سوچتا " یہ تو بڑا منگا اسکول ہے .بڑی بڑی گاڑیوں میں اتے بچے .کیا ان کے ماں باپ بھی میرے والدین کی طرح ہیں " بس صرف اسکول لانے اور لے جانے کے علاوہ اور کچھ نہیں ...میں آج بھی اپنے ' کاروبار "پر تھا کسی نے پولیس کو خبر کر دی میں دوڑ کر اپنے دوست کی گاڑی میں بیٹھ گیا شھربھر میں ہم چھپتے پھر رہے تھے .رات کا جانے کون سا پہر تھا مجھے زمیں پر پھینک کر سب ساتھی چل دیے . میں نے جیب ٹٹول کر سگریٹ نکالی اس کے تلخ دھواں سے میرے کمزور جسم نے بغاوت کی اور خوں میرے منہ سے نکل پڑا ،میں نے آہستہ سے چاند کو دیکھا مجھے لگا جیسے وہ بھی لال رنگ کا ہو گیا ہو،،' چاند کیوں لال ہوا .. کیا وہ بھی اپنے ہی خوں میں رنگا مگر وہاں پر تو کویی نشہ نہیں ملتا " مگر مجھے کیا پتہ " .میں نے بیچینی میں آنکہ بند کر لی .مجھے محسوس ہوا ماں میرے پاس کھڑی ہو اس نے پیار سے مجھے اٹھایا اور کہا بیٹا چلو آج اس کے ہاتھ میں نا کھانے کی پلیٹ تھی نا میرا اسکول کا بستہ .میں آہستہ آہستہ اس دنیا سے دور ہوتا گیا میں بے آواز زبان سے ماں سے صرف ایک شکایت کر رہا تھا " ماں کاش تو نے میرے کھانے سے زیادہ میرے بستے اور کتابوں کا پوچھا ہوتا .کاش میرا باپ کچھ لمحوں کو ہی سہی میرے اسکول میں اتر کر میری ٹیچر سے ملا ہوتا ..مجھے نشے کا عادی کس نے بنایا .میرے ماں باپ کی غفلت ..اسکول کے اس پاس منشیات کا کاربار کرنے والے افراد یا معاشرہ جو مجرم اور جرم خود جنم دیتا ہے مگر گناہ اور سزا کسی اور کے سر .....